مدیر کے نام

حکیم شریف احسن ‘فیصل آباد

ڈاکٹر حسن صہیب مراد نے اپنے فکرانگیز مقالے، ’’وقت: اسلامی تصورات‘‘ (جون ۲۰۰۳ء) میں وقت کے چار نظام بتائے ہیں: ۱- نظام قبل تخلیق‘ ۲- نظام بعد تخلیق تا قیامت‘ ۳- نظام جو قیامت کی گھڑی سے قائم ہو جائے گا‘ ۴- نظام جو اس وقت قائم ہوگا جب لوگ دوبارہ اٹھا کر زندہ کیے جائیں گے (ص ۵۶)۔ راقم کے خیال میں ان کے علاوہ ایک اور نظامِ وقت بھی ہے جو ان چاروں میں سے کسی کے تحت نہیں آتا۔ یہ عالمِ برزخ کا نظامِ وقت ہے۔ قرآن مجید میں ہے: ’’ان کے (مرنے والوں کے) آگے برزخ (پردہ) ہے۔ اس دن تک کے لیے جب وہ اٹھائے جائیں گے‘‘ (المومنون ۲۳:۱۰۰)۔ اس آیت میں مرنے کے بعد سے نفخ صور تک دوبارہ اٹھائے جانے تک کے عالم کو عالمِ برزخ کا نام دیا گیا ہے۔ اس پس پردہ عالم کے وقت کے بارے میں شاید ہم اس سے زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے کہ اس کی حقیقت‘ نظام اور پیمانے وہ نہیں جو اس دنیا کے وقت کے ہیں۔

ظفرالمومن ‘کراچی

’’امریکی اور برطانوی مصنوعات کا بائیکاٹ‘‘ (مئی ۲۰۰۳ء) میں معاشی مقاطعے کو احتجاجی حربے کے طور پر استعمال کرنے کا مشورہ صائب اور اہم ہے۔ گو اس معاملے میں احساس بہت دیر سے ہوا ہے مگر شکر ہے کہ ہوا تو ہے۔ صورتِ حال یوں ہے کہ پاکستانی مصنوعات مارکیٹ میں جب اپنی ساکھ بنا لیتی ہیں اور برانڈ قبولِ عام حاصل کر لیتا ہے تو انھیں ملٹی نیشنل کمپنیاں خرید لیتی ہیں۔ تازہ مثال رفحان کارن آئل کی ہے۔ اس کمپنی کو لیور برادرز نے خرید لیا ہے۔ سامراجیت پہلے براہِ راست قبضہ کر کے ملکوں کو غلام بنا کر لوٹنے کا اہتمام کرتی تھی‘ اب بالواسطہ زیادہ موثر طریقے سے اُن ملکوں کی معیشت کو نچوڑ کر‘ خوش حالی کو گھسیٹ کر ترقی یافتہ ملکوں میں لے جانے کا بندوبست کرتی ہے۔ لہٰذا محض مقاطعہ کافی نہیں ہے۔ ہمیں اُن کے مقابلے میں بہتر اور نسبتاً ارزاں مصنوعات تیار کر کے بہتر پیکنگ میں پیش کرنی چاہییں۔